حکُومت جموں و کشمیر

بجٹ تقریر
۲۰۱۵-۱٦ء

حسیب احمد درابو
وزیرخزانہ

مارچ ۲۰۱۵ء
جموں

عزّت مآب سپیکر صاحب

1- میں رواں برس اور اگلے مالی سال کے لئے آمدن وخرچ سے ہم آہنگ سالانہ مالیاتی گوشوارے پیش کرنے کا شرف حاصل کررہا ہوں۔

2- قانون سازیہ کے ایوان میں ریاستی بجٹ پیش کرنا پیشے کے اعتبار سے اعزاز اور ذاتی طور پر فرحت بخش عمل ہے۔

3- بغیر کسی استثناء کے ہر آنے والے وزیرخزانہ سے یہ روایت وابستہ رہی ہے کہ وہ اس ایوان میں یہ ڈرامائی اعلان کرتا ہے کہ ''ریاست کا خزانہ خالی ہے'' تاہم میں اس ورثے کا ذکر نہیں کروں گا جو وزیرخزانہ کی حیثیت سے میرے حصے میں آیا ہے۔

4- اس کی جگہ میں اسمبلی کے اِس اجلاس میں ایک کُھلا ڈُلا وائٹ پیپر پیش کرنے جارہا ہوں جو ماہرین کی ایک بااختیار ریسرچ ٹیم نے تیار کیا ہے۔ یہ وہ بنیادی خطوط ہوں گے جن کی بُنیاد پر اِس حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

تعارف

جناب والا!

5- حکومت اِس بجٹ کو اپنے آپ میں منزل نہیں بلکہ منزل تک پہونچنے کا ایک ذریعہ تصوّر کرتی ہے۔ آمدن واخراجات کے حوالے سے بجٹ تقریر میں عام طور جو اعداد وشمار پیش کئے جاتے ہیں، وہ اکثر آنکڑوں کا حساب کتاب ہوتا ہے جبکہ بجٹ میں آمدن وخرچ کے حساب وکتاب سے آگے کی بھی بہت ساری باتیں ہوتی ہیں۔

6- ایک بجٹ اپنے خمیر کے اعتبار سے جہاں آمدن واخراجات کا لیکھا جوکھا بیان کرتا ہے، وہیں اس میں عوامی مصارف کے ڈھانچے، اس سے متعلق منصوبہ بند حکمت عملی اور مالیات کی حصولیابی کو ترجیح دی جاتی ہے۔

اعداد وشمار اپنی جگہ، میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ ایوان آنکڑوں سے زیادہ اِن کے وسیع تناظر سے آگاہی حاصل کرے تاکہ ایک با مقصد اور نتیجہ خیز مباحث کی راہ ہموار ہوسکے۔

7- لیکن، قبل اس کے کہ میں بجٹ کے طے شُدہ اور معمول کے پہلوؤں پر اظہار خیال کروں، میں چاہوں گا کہ ریاست کو درپیش حالات کے تناظر میں وزیرِ خزانہ کے طور پر پہلے بجٹ کے مقاصد اس مقدس ایوان کے معزز ممبران کے سامنے رکھوں۔

8- **جناب والا!**

میں اس بجٹ کی مدد سے ریاست میں امن وامان کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر بنانے کا متمنی ہوں۔ میں اس بجٹ کے ذریعے امن کی برکتوں سے عام لوگوں کو فیضیاب ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں، ایک ایسی شئے جس سے یہاں کے عوام کو برسہا برس سے محروم رکھا گیا ہے۔ میں اس بجٹ کو مستحکم پیداوار اور متوازن ترقی کیلئے ایک موثر ہتھیار کے طور پر بروئے کار لانا چاہتا ہوں۔ میں ایک ایسا بجٹ چاہتا ہوں جس میں آمدن ریاستی حکومت کے مصارف کا احاطہ کر سکے۔ یہ بہت ہی کٹھن ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنی تمام تر سکت اور صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ لوگوں کو ایک ایسا صاف سُتھر انظام حکومت فراہم کیا جائے جو خلوص فکر، حُسن نیت اور حُسن عمل کا مرقع ہو۔

9- میرے بجٹ کے تین تانے بانے ہیں ، پہلا حکومت کا اپنے آپ میں اعتباریت اور اعتماد کی تعمیر، اور اس کا مالیاتی انتظام وانصرام۔

جناب والا!

10- میں اس معزز ایوان میں یہ بات زور دیکر کہہ رہا ہوں کہ میں مرکز سے کوئی مالی امداد یا گرانٹ طلب نہیں کروں گا، ماسوائے اس کے جو وفاقی مالیاتی نظام کے حصے کے طور تمام خصوصی زمرے کی ریاستوں کو آئین ہند کے تحت دی جاتی ہے۔

11- سیدھے سادہ لفظوں میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نئی دہلی کشکول لے کرنہیں جاؤں گا۔ گو کہ مرکز میں نہ صرف ہماری دوست حکومت ہے بلکہ ایک انتہائی ذہین اور سنجیدہ شخصیت وہاں خزانے کا قلمدان سنبھالے ہوئے ہے۔

12- ایسا کر کے میں ریاستی عوام کے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کرنا چاہتا ہوں جن پر ہمیشہ رعایت پسندی اور مفت خوری کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔

13- ہماری حکومت کا مطمعِ نظر معاشی خود انحصاری اور مالی خود اختیاری ہے۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ حکومت جموں وکشمیر اِس قابل ہو کہ وہ نہ صرف اپنے ملازمین کی تنخواہیں خود ادا کرے بلکہ معیشت کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کی از خود اہل ہو۔

14- دوسری اہم بات یہ ہے کہ بجٹ جہاں ایک طرف سرکاری لیکھا جوکھا ہے، وہیں یہ نجی کاروبار سے متعلق بھی ہے۔ ہم نے اتحاد کے ایجنڈے میں کہا ہے کہ اقتصادی پالیسی صرف حکومت کے لئے وضع نہیں کی جائے گی بلکہ یہ نجی کاروبار اور انٹر پرائزز کے لئے بھی ہوگی۔ یہ بجٹ اِس سمت میں پہلا قدم ہے۔

جناب والا!

15- بجٹ کا تیسرا اور اہم نقطہ کورپشن کا خاتمہ ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سرکار اور عوام کے مابین تعلقات کے حوالے سے جوابدہی سے آزاد

چودھراہٹ کا خاتمہ کر کے پورے نظام کو شفاف اور جوابدہ بنایا جائے گا۔

16- اِس بجٹ کی مالی حکمت عملی اور رجحان وسعت پذیری سے عبارت ہے۔اس میں میری من مرضی کا کچھ خاص سامان نہیں ہے۔گزشتہ برس کے تباہ کُن سیلاب کے بعد ریاست کے عوام پریشان حال ہیں اور اُنکی معیشت بدترین خستہ حالی سے دوچار ہے۔ایسے میں یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف راحت رسانی کے لئے بلکہ باز آباد کاری اور تعمیر نو کے لئے بھی ضروری اقدام کرے۔

جناب والا !

17- ہم باز آباد کاری (Rehabilitation) کے اس کوہِ گراں کو اکیلے ہی سر نہیں کر سکتے، نا ہی مرکز کی حِصہ داری سے ایسا کرنا ممکن ہے۔ بلکہ ہمیں اس کام کیلئے دوسرے ذرائع اور وسائل تلاش کرنے ہوں گے اور حکومت یہ سب کر کے دکھائے گی۔

18- عوامی اخراجات کے حوالے سے ہماری پالیسی کچھ اس طرح کی ہوگی کہ زیادہ سے زیادہ اضافی پیسہ ایسے شعبہ جات میں لگایا جائے جو پیداوار اور آمدن میں بڑھوتری کا ذریعہ ہوں، تاکہ خستہ حال اقتصادیات کو پٹڑی پر لایا جاسکے۔

بجٹ اصلاحات

19- پلاننگ کمیشن کا نیتی آیوگ میں بدل جانے کے بعد اور چودھویں مالی کمیشن

کے ایوارڈ کو تسلیم کرنے کے بعد ہم نے اپنے ریاستی بجٹ کے ڈھانچہ کو مکمل طور پر بدل دیا ہے۔شاید جموں وکشمیر ملک کی پہلی ریاست ہے جس نے وفاقی مالی نظام میں تبدیلیوں کے ساتھ بجٹ کو منسلک کیا ہے۔

20- اب ریاست کو مرکز کی طرف سے تمام وسائل کی منتقلی مالی کمیشن کی منتقلیوں کی صورت میں ہوگی۔سابقہ منصوبہ بندی کمیشن کی طرف سے طے کی گئیں پلان منتقلیاں اب مالی کمیشن کے تحت شامل کی گئیں ہیں۔لہذا ٹیکسوں میں حصہ، سٹیچوری رقومات، پلان رقومات اب مالی کمیشن منتقلیوں کا ایک حصہ ہیں جن کی قانونی حیثیت ہے۔تمام غیر جوابدہ اختیاری رقومات کو ختم کر دیا گیا ہے۔

21- منتقلیوں کی نئی سکیم میں، میں نے ریاستی بجٹ کی ساخت کو مکمل بدل دیا ہے۔ دوسرے مالی سال مثلاً 2015-16 سے شروعات کرتے ہوئے اب ہمارے بجٹ کے دو حصے ہونگے۔ Receipt Budget اور Expenditure Budget۔ Expenditure Budget میں اب صرف ریونیو اور Capital Expenditure Estimates ہوں گے۔

22- پلان اور نان پلان کی پُرانی زمرہ بندی کو ترک کیا گیا ہے۔یہ ایک اہم تبدیلی ہے جس کے پبلک اخراجات کی نظر گزر، فراہمی اور اہلیت پر دوررس اثرات مرتب ہونگے۔

23- یہ تبدیلی بجٹ کو بڑی حد تک غیر مُبہم بنادے گی۔اب اخراجات کے صرف دو

زمرے ہونگے، رواں (Current) اور کیپٹل (Capital)۔ پہلا وہ جس سے روز مرہ کے اخراجات پورے ہوں اور دوسرے کو ہم ٹھوس اثاثے وجود میں لانے پر خرچ کریں گے۔ آئندہ برسوں میں مذکورہ رقم سے تعمیر کئے گئے املاک کا ہم خاکہ کھینچنا شروع کر سکتے ہیں۔ پہلی درجہ بندی میں یہ ناممکن تھا۔ آئندہ بجٹ میں ہم اِس ایوان کو اُن اثاثوں کی تفصیل فراہم کریں گے جو یہ رقم خرچ کر کے وجود میں لائے گئے ہونگے۔

24- نئے بجٹ کاری کے نظام کا دوسرا فائدہ جو میں متعارف کر رہا ہوں اُن سرکاری ملازمین کیلئے ہے جو پلان ہیڈ (Plan Head) سے تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ ایسے ملازمین کی ایک بڑی تعداد کو اپنی تنخواہوں کیلئے مہینوں تک انتظار کرنا پڑتا تھا۔ آج کے بعد ایسا نہیں ہوگا کیونکہ مالی سال 16-2015 سے تمام منصوبہ جاتی اخراجات کو آمدن اخراجات میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ یوں اس زمرے کے ملازمین کی مشکلات اب قِصّہ پارینہ ہوں گی۔

25- نئے انتظام کے تحت، ہم ریاستی بجٹ کے لئے رقومات فراہم کرنے کی خاطر اپنی ایک سکیم تشکیل دیں گے۔ ہم اگلے سال (FRBM) کو تبدیل کریں گے تاکہ یہ بات یقینی بن جائے کہ اگلے تین سالوں تک، یہ امر لازمی ہو کہ قرضہ جات کو صِرف اور صِرف اثاثے پیدا کرنے میں استعمال کیا جائے گا۔

26- پلان گرانٹس کی شکل میں جو رقومات پہلے حاصل ہو رہی تھیں، اور جواب مالی

خسارہ رقومات میں مدغم ہوئی ہیں، 14ویں مالی کمیشن کی سفارش کے تحت 59,666 کروڑ روپے کے ایوارڈ نیز 79,067 روپے سابق ایوارڈ کے مقابلے میں 1.20 لاکھ روپے کے کُل ایوارڈ کے تقابُل میں 59,666 کروڑ روپے کے بدلے 54446 کروڑ روپے بطور Improvised Dispensation بہتر ادائیگی کے اعداد وشمار ظاہر کرتا ہے۔ بڑھوتری سے زائد، مالی کمیشن ایوارڈ میں پلان گرانٹ شامل کرنے سے Central Transfers میں غیر جوابدہی اختیار کی حدیں کافی سُکڑ گئی ہیں۔

27- سال 2015-16 کیلئے ریاست کی کُل محصولاتی آمدن کیلئے 42,137 کروڑ روپے کا تخمینہ تجویز ہے جسمیں 4,336 کروڑ روپے کی وسائلی کمی ہے جس کو 14ویں مالی کمیشن کی گرانٹس سے پورا کیا جائے گا اور اس ضمن میں کسی قسم کی اضافی امداد کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

28- 2015-16 میں پبلک اخراجات کا کُل تخمینہ 46,473 کروڑ روپے ہے۔ اس میں سے 10980 کروڑ روپے املاک اور بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے کے لئے ہے۔ باقیماندہ 35,493 کروڑ روپے روزمرہ اور ریونیو اخراجات کے لئے ہے جو کہ بہر حال کوئی قابل رشک صورت حال نہیں حالاں کہ جو صورت حال درکار ہے وہ ہو بہو اس کے برعکس ہونی چاہیے۔ لیکن معاف کریں میں اس صورت حال کو راتوں رات بدلنے سے قاصر ہوں کیونکہ یہ

گزشتہ کم ازکم "30 برسوں کی روایت" ہے جو ہمیں ورثے میں ملی ہے۔

29- مسئلہ بالکل سادہ سا ہے جس سچائی کی طرف میں معزز ممبران قانون سازیہ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے، دس ہزار کروڑ روپے کی رقم اکانومی پر صرف کرنے کیلئے ہمیں اس سے تگنی رقم مشینری پر خرچ کرنا پڑتی ہے جس کے ذریعے دس ہزار کروڑ خرچ کئے جاتے ہیں۔

30- سال 16-2015ء کے مالی خراجات میں 2200 کروڑ روپے کی وہ رقم بھی شامل ہے جو تنخواہوں، خالی اسامیوں کیلئے گنجائش اور مہنگائی بھتے کے لئے مختص رکھی گئی ہے۔

مسائل اور اقدامات

31- سب سے بڑا مسئلہ جس کا ہمیں سامنا ہے وہ ہے سیلاب متاثرین کی باز آبادکاری۔ گذشتہ حکومت نے مرکزی حکومت کو آفات سماوی کے زمرے میں آنے والی ایس ڈی آر ایف (SDRF) اور این ڈی آر ایف (NDRF) سکیموں کے تحت دی جانے والی امداد سے قطع نظر 44000 ہزار کروڑ روپے کی مزید رقم واگزار کئے جانے کے حوالے سے ایک یاداشت بھیجی ہے۔

32- فوری اور ضروری ادائیگیوں کی روشنی میں ہمارے پاس اس کی تائید کرنے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ لیکن در حقیقت، میں ذاتی طور پر نہ تو اس کے تخمیناتی

عمل سے متفق ہوں، نہ ہی اس کے تشکیلی ڈھانچے سے مطمئن۔ کیونکہ یہ بے حد سطحی اور الّل ٹپ قسم کی تحریر ہے۔

33- اس کے علاوہ اس بات کی بھی بے حد ضرورت ہے کہ ذیل میں درج خطوط کی روشنی میں اس معاملے کو از سر نو توجہ کا مرکز بنایا جائے۔ اولاً نہ صرف اُن علاقوں کو اس میں شامل کیا جائے جو سیلاب زدہ ہیں بلکہ اُن کو بھی جو سیلاب سے بلواسطہ طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ دوم فوری توجہ کا مرکز گزر بسر اور بودوباش کو بنایا جائے نہ کہ تلف شُدہ املاک کو۔ سوم۔ تجارتی حلقوں اور گھرانوں کو بقایا جات کے ضمن میں کچھ ٹھوس راحت فراہم کی جائے۔ جیسے بنک قرضے، ان پر لگنے والا سود اور حکومتی ٹیکس۔

34- باز آبادکاری میں سُرعت کو یقینی بنانے کیلئے ہم نے ریلیف اینڈ ریہبلٹیشن (Relief and Rehabilitation) محکمہ وجود میں لایا ہے۔ مذکورہ محکمہ تمام شعبوں کی امداد و باز آبادکارانہ سرگرمیوں میں تال میل کرے گا۔ مزید برآں، عالمی بنک سے دی جانے والی 250 ملین رقم سے ہم نے، پروجیکٹ نگہداشت یونٹ (PMU) وجود میں لایا جس کا مُدعا عالمی بنک رقومات کے تحت سیلاب کی بحالی اور باز آبادکاری عمل میں لانے کی خاطر، کثیر شعبہ

جاتی پروجیکٹ کی خصوصی نگرانی ہو پائے یہ محکمہ بشمول عالمی ترقیاتی بنک، دیگر کثیر فریقی اداراتی funding کیلئے ایجنسی کا کام سرانجام دے گا۔

35- پہلے قدم کے طور پر اہم شعبوں میں تین پروجیکٹ Implimenting یونٹ(PIUS) قائم کئے جائیں گے۔ یہ یونٹ پی ڈبلیو ڈی(R&B) آبپاشی، وفلڈ کنٹرول محکموں اور سرینگر میونسپل کارپوریشن میں قائم کئے جائیں گئے۔

36- ذرائع بود و باش کی بحالی ہماری توجہ اور کاوشوں کا خاص مرکز ہوگی، جس کی طرف یوں لگتا ہے کہ بہت ہی کم دھیان دیا گیا ہے۔ سچ یہ ہے کہ ہم اپنی اقتصادی سرگرمیوں کو اُسی صورت میں بڑھاوا دے پائیں گے جب ہم اپنے کاروبار اور تجارتی اداروں کا احیاءنو کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ چاہیے وہ ٹریڈنگ ہو یا مینوفیکچرنگ۔

37- ہم مکانات تعمیر کریں گے۔ بشرطیکہ ہمارا کاروبار پھر سے چل پڑے۔ لہذا بازآبادکاری کی مشق کا ایک بڑا جُز اقتصادیات کی شروعات ہے۔
جب دُکان چل پڑے گی تو مکان بن ہی جائے گا۔

38- تباہی اور بربادی جو ہمارے سامنے ہے بلاشبہ خوفناک ہے لیکن چوٹ اس سے کہیں گہری ہے۔ سیلاب نے ہماری املاک ہی تباہ نہیں کی ہیں اس نے ہماری ذرائع آمدن کا حُلیہ بھی بگاڑ دیا ہے۔

39- آپ حیران نہ ہوں کہ ریاست کی کُل آمدن 15-2014 میں 1.5 فی صد سے گر کر 88,000 کروڑ روپے سے قدرے کم ہوئی ہے ۔ اس سے جموں و کشمیر کے ایک عام آدمی کی اوسط فی کس آمدن 59,279 سے گر کر 58,888 رہ گئی ہے ۔ یہ پیشگی تخمینہ جات ہیں ۔ اصل اعداد و شمار اگلے برس میں نمایاں ہوں گے جو اس سے بھی بدتر ہوں گے ۔

40- ٹیکس و غیر ٹیکس محصولات کے حوالہ سے SDP میں کمی ہونے کی وجہ سے ریاست کی آمدن کی وصولیابی میں بھی گراوٹ آئی ہے عوام کی آمدن اور کاروبار کو ایسی گہری چوٹ لگنے کے بعد یہ فطری عمل ہے کہ ریاستی حکومت کی آمدن بھی متاثر ہوئی ہے چنانچہ ریاست کی کُل آمدن گر کر 4,100 کروڑ رہ گئی ہے ۔

41- ان مسائل کے باوجود میں سیلاب سے متاثرہ تمام افراد کی واجب الادائیگی کو کم کرنے کیلئے حسب ذیل راحتی اقدامات تجویز کرتا ہوں اس کیلئے مخصوص شعبہ جاتی اپروچ کی ضرورت ہے ۔

42- حالیہ سیلاب کے دوران بہت سے تجارتی ، صنعتی اور کاروباری اداروں کو کافی نقصان پہنچا ہے ۔ میں ایسے اداروں کو ستمبر 2014ء سے مارچ 2015ء تک 7 ماہ کیلئے بجلی کے بل معاف کرنے کی تجویز رکھتا ہوں ۔

43- اس طرح ٹرانسپورٹ سیکٹر میں بھی ستمبر 2014 کے حالیہ سیلاب کی وجہ

سے بُری طرح سے متاثر ہوا ہے۔ لہذا میں جموں وکشمیر پسینجر ٹیکس ایکٹ 1963 کے تحت، ایسی گاڑیوں کو پسینجر ٹیکس سے مُستثنیٰ رکھنے کی تجویز رکھتا ہوں، جو سیلاب کی وجہ سے ستمبر تا دسمبر 2014ء بے کار تھیں۔

44- بعد از سیلاب، حکومت نے اسٹامپ ایکٹ کے تحت سیلاب کے متاثر افراد کو قرضہ فراہم کرنے والے اداروں کی طرف فراہم کردہ نئے قرضہ کے حصول کیلئے قرضہ لینے والے اور قرضہ دینے والے مالی اداروں کے مابین کاغذات مرتب کرنے میں اسٹامپ ڈیوٹی سرکار نے معاف کی ہے جس کی میعاد اکتوبر 2015ء کو ختم ہو چکی ہے، میں اس رعایت کو مارچ 2015 تک بڑھانے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

45- سیاحتی شعبہ کے لئے جس کا ستمبر 2014 کے سیلاب کی وجہ سے بھاری نقصان ہوا، میں ہوٹلوں، لاجوں اور گیسٹ ہاؤسوں کی طرف سے فراہم کردہ قیام کرنے کی خدمات کے ضمن میں مارچ 2016 کے اختتام تک جی ایس ٹی کے تحت چھوٹ کی تجویز رکھتا ہوں۔

46- ہوٹلوں کی از سر نو تعمیر اور اُن کی آرائش وزیبائش کے لئے میں تمام متاثرہ ہوٹل مالکان کو فرنیچر، دفتری ساز وسامان اور کچن سے متعلق اشیاء کو جون 2015ء تک داخلہ ٹیکس سے مستثنیٰ رکھنے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔ اس راحت کی بدولت متعلقین کو سیاحتی سیزن سے پہلے پہلے اپنے ہوٹلوں اور گیسٹ ہاؤسوں کو کار آمد بنانے میں مدد ملے گی۔

47- ریاست میں ہمارے کسانوں کی ایک بڑی تعداد کو چار سال سے زبردست پریشانی کا سامنا ہے۔ پہلے خشک سالی کے پیدا کردہ حالات تھے اس کے بعد بیماری اور اس کے بعد بے مثال سیلاب۔ اُن کے بقایا جات کا ایک حصہ کسان کریڈٹ کارڈ قرضہ جات ہیں۔

48- میں ایسے چھوٹے اور کمزور کسانوں کے لئے KCC قرضہ جات میں 50 فی صد معاف کرنے کی تجویز رکھتا ہوں، جن کے بقایا جات ایک لاکھ روپے سے کم ہیں اس مقصد کے لئے میں 150 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز کرتا ہوں۔

49- اِس میں بنیادی شرط یہ ہوگی کہ حسابات 31 اگست 2014 تک فعال ہونے چاہیں معاف کرنے کے مقصد کی خاطر قابل معاف رقوم 31 مارچ ہے۔ یہ رقم اُن بنکوں کو دی جائے گی جنہوں نے یہ KCC اجراء کئے ہوں۔

50- میں جموں وکشمیر کو ایک ایسا علاقہ قرار دینے کے امکان کو تلاش کر رہا ہوں جہاں تمام بنک قرضہ کی ایک ترجیحی شعبہ کے طور زمرہ بندی کی جائے گی۔ اِس بارے میں، میں نے ریزرو بنک آف انڈیا کے گورنر سے رابطہ کر رکھا ہے اور مجھے اُن کے ردِعمل کا انتظار ہے۔ اگر بات بن گئی تو اس سے نہ صِرف جموں وکشمیر میں بنک قرضہ جات کی رقم میں اضافہ ہوگا بلکہ قرضہ رقومات فراہم کرنے کی شرحوں پر 300 سے 400 بنیادی نکات تک کی کمی آئے گی۔

اصلاحات: طریقہ کار کو آسان بنانا

51- حکومت کی پالیسی کا انتہائی اہم پہلو، جو دونوں مقامی اور غیر مقامی سرمایہ کاری کو راغب کرنا ہے، تجارت کاری کو آسان بنانے کے بارے میں ہے۔

52- جموں وکشمیر میں تجارت کاری کے لئے رقومات اور کیپٹل سے بالاتر، ایک کارخانہ دار کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ صبر وتحمل اور تدبر ہے! تجارت کاری کو آسانی سے شروع کرنے کے لئے ادارتی اصلاحات سرکاری، غیر سرکاری شعبوں میں صلاحیتوں کو اُجاگر، طریقہ کار کو آسان، بحث وتمحیص اور مشاورت کے عمل کو توسیع اور استحکام اور تعلق داریت کو وجود میں لانا مطلوب ہے جس سے اصلیت میں حکومت کی پالیسی اور کارِنمایاں ظاہر ہوں۔

53- پورے انتظامی نظام کو آسان بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اصلاحات تجویز کی جاتی ہیں۔

54- پہلا اور انتہائی اہم قدم Outsourcing ہے یا لکھن پور ٹول ٹیکس کے حصول کی نجکاری کرنا ہے۔اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہفتہ میں 24 گھنٹے حُسنِ کارکردگی نیز رشوت سے مبُرا کام کو یقینی بنایا جائے تاکہ وہاں پہ کوئی گاڑی درماندہ نہ رہے۔

55- بنکنگ طریقہ کار اور حفاظت، بڑھتی ہوئی آمدن اور کم سے کم ضمانتی فیس کے ساتھ بشمول Outsourcing پر ضمانت ٹھیکہ کی بنیاد پر شفافیت سے کی جائے گی۔

56- جب تک اس تبدیلی کو روبہ عمل لایا جاتا ہے میں مخصوص زمروں کے رجسٹرڈ ڈیلرس کے سونے، چاندی اور کانسی کے کارڈ کے نظام کو متعارف کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔ ہر ایک کارڈ کے ساتھ بعض استحقاق تک رسائی جُڑی ہوگی۔

57- بے چینی کی ایک بڑی وجہ جس کا ہمارے تاجروں اور بیوپاریوں کو سامنا ہے، بقایا قرضے، جرمانے اور سود در سود ہے۔ اُس کا اطلاق جموں و کشمیر سیلز ٹیکس ایکٹ 1962ء کے تحت ہوتا ہے۔

58- اسی طرح، صنعت بھی ان ہی مسائل سے دوچار ہے کیونکہ متعدد اقسام کی پہلو تہی کی وجہ سے ٹیکس، سود اور جرمانہ کے مطالبات بڑھ رہے ہیں۔

59- صنعت و تجارت کو درپیش مسائل کا سامنا ٹرانسپورٹروں اور مال بردار گاڑیوں کو بھی ہے۔ اُن کو ضبط شدہ اشیاء اور غیر قانونی طور ان اشیاء کو واگزار کرنے پر جموں وکشمیر جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ بابت 1962ء کے تحت جرمانہ کی ادائیگی سے یک وقتی چھوٹ کی ضرورت ہے۔

60- میں تاجروں، صنعتوں اور ٹرانسپورٹروں کے مسائل کو سمجھتا ہوں لیکن آنریبل ہائیکورٹ نے چھوٹ دینے پر پابندی عائد کی ہے۔ البتہ میں جموں وکشمیر بکری ٹیکس ایکٹ 1972 کے تحت سُود و جرمانہ کی ادائیگی سے چھوٹ دینے کے لئے ایک جامع سکیم تجویز کرتا ہوں تا کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ بشرطیکہ اصل زر بیک وقت ادا ہو۔ جموں وکشمیر جنرل سیلز ٹیکس

1962ء کی دفعہ (4)15-A کے تحت ضبط کردہ Goods Receipt پر ،ٹرانسپورٹروں / مال بردار گاڑیوں کے ضمن میں جرمانہ ادائیگی سے چھوٹ دینا بھی سکیم میں شامل ہے۔

61- ٹیکسوں کی ادائیگی اور ٹیکسوں پر جرمانہ پر عام معافی کا فیصلہ ایک بہترین روایت یا طریقہ نہیں لیکن یہ نظام کو پاک کرنے کے لئے ضروری ہے تا آنکہ اشیاء کی نقل وحرکت اور خدمات ٹیکس نظام (GST) صاف وشفاف کیا جائے البتہ معافی کی یہ سکیم آنریبل ہائیکورٹ کی ہدایات کے تابع ہوگی۔

62- VAT ایکٹ کی موجودہ دفعات کے تحت اگر کوئی صنعتی اکائی دفعہ (f),69(1) 67,69(1) 67(6) (g)69(1)(k).69(1) (l) کے تحت کسی جرم کی مرتکب پائی جائے تو وہ اُن چار مہینوں میں کسی ٹیکس تخفیف کی حقدار نہیں ہوگی جس میں اِس جُرم کا ارتکاب ہوا ہو بشرطیکہ وہ جرم یا ذمہ داری کی تکمیل سے پہلو تہی سال کے دوران دوہرائی نہ جائے۔

63- موجودہ نامساعد اور مشکل حالات کی روشنی میں اِس دفعہ کو نرم بنانے کی غرض سے تجویز کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا دفعات کے تحت صنعتی یونٹ اگر کسی جُرم کے مرتکب ہوں تو وہ صرف ٹیکس ،سود اور جرمانہ اُن اشیاء کے لئے جن

کے ضمن میں اُنہوں نے جرم کا ارتکاب کیا ہوا، ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ بشرطیکہ اگر جرم پھر سے کیا ہو تو اُس صورت میں یونٹ اُن تین ماہ جن میں جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہو، کے لئے کسی ٹیکس معافی کا حقدار نہیں ہوگا۔

64- مقدمہ بازی کے موجودہ ماحول میں معیشتی اور ٹیکزیشن پالیسی مرتب کرنا آسان نہیں ہے۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ عدالت عالیہ اور سیشن کورٹوں میں 3 لاکھ مقدمات زیر التواء ہیں جن میں 500 فائنانس اور کمرشل ٹیکزیشن سے متعلق ہیں۔

65- میں ایک متبادل Dispute Resolution Tribunal قائم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں جس کو اُن تمام معاملات کا سرعت کے ساتھ نپٹارہ کرنے کے لئے بااختیار بنایا جائے گا۔ ٹریبونل کو اس بات کا منڈیٹ حاصل ہوگا کہ وہ متنازعہ معاملات کو عدالت سے باہر ہی حل کرنے کے رجحان کو بڑھاوا دے تاکہ روپے پیسے کے نقصانات اور کاروبار کو ہونے والے خسارے سے بچا جائے۔

66- VAT ایکٹ نے CSD فروخت گیوں کے حق میں دی جانے والی رعایات واپس لیں جن پر اب VAT گوشواروں کے مطابق ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔ اِس اقدام نے CSD اشیاء سویلینوں کو فروخت کرنے کے میدان کو قابو کرنے میں مدد دی، جو ٹیکس آمدن پر منفی اثرات مرتب کرتے تھے۔

67- میری بجٹ سے قبل کی مشاورتوں میں تاجر برادری نے موٹر گاڑیوں پر ٹیکس کا معاملہ اُٹھایا جو ریاست کے باہر واقع CSD سے خریدی جاتی ہیں اور جن پر اس وقت بھی ٹیکس رعایات دستیاب ہیں۔

68- یہ یقین دہانی کرانا ضروری ہے کہ کم ٹیکس شرحوں کے پیشِ نظر ہمسایہ ریاستوں کو تجارت میں دام کم ہونے کا کوئی خدشہ نہیں، میں ضابطے سے بچنے کی اِس صورت پر ایک سال کے عرصے میں قابو پاؤں گا جس کے لئے VAT میں موزوں تبدیلیاں لانا ہوں گی۔

69- زندگی کے روزمرہ ضروریات کی قیمتوں میں اضافہ عام لوگوں کے لئے بڑی تشویش کی بات ہے۔اشیاء جیسے دھان ، چاول، گندم، دالیں، آٹا، میدہ، سوجی اور بیسن کا استعمال عام لوگوں کے ذریعے ہوتا ہے، خصوصاً جو سماج کے کمزور طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں اِن میں سے اکثر اشیاء ریاست میں رہائش پذیر عوام کی خاص خوراک ہیں۔

70- فی الوقت، اِن اشیاء کو ٹیکس سے مستثنیٰ رکھنے کی تاریخ 31 مارچ 2015ء کو ختم ہو رہی ہے۔ عام لوگوں اور اندروان ملک سیاحوں کے فائدے کے لئے میں، جموں اینڈ کشمیر VAT ایکٹ 2005ء کے تحت اِن اشیاء کو مزید ایک سال کے لئے صفر فیصد ٹیکس شرح میں جاری رکھنے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

71- فی الوقت تازہ سبزیوں کی درآمد اور برآمد پر ٹول ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔ میں سبزیوں کی برآمد پر ٹول ٹیکس عائد کرنے میں کوئی اقتصادی استدلال نہیں دیکھتا۔ میں تازہ سبزیوں کی برآمد کو ٹول سے مستثنیٰ رکھنے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔ اِس سے سبزیاں اُگانے والوں کو اُن کی کاروائی کو وسیع کرنے میں مدد ملنی چاہیئے۔ جہاں تک درآمد کا تعلق ہے اسے تحفظاتی اقدام کے طور جاری رہنا چاہیئے۔

72- حکومت کو اُپج کو پروان چڑھانے میں ایک استعداد کے طور دیکھا جانا چاہیئے۔ انڈسٹری خصوصاً مقامی انڈسٹری کو پھلنے پھولنے کے لئے موافق ماحول پیدا کرنے کے ذریعے سے۔

73- سالہا سال سے حکومت VAT ایکٹ کے تحت مقامی انڈسٹری کو قرضوں اور جرمانے میں چھوٹ دیتی آئی ہے تاکہ اس سے مارکیٹ میں تقابلی بنایا جا سکے۔ ہمیں ترغیبات کی فراہمی کے لئے ایک بہت ہی جامع پالیسی فریم ورک کی ضرورت ہے جو بنیادی طور مقامی انڈسٹری کو سنبھال سکے۔

74- اب کے لئے، میں مقامی انڈسٹری کو قرضہ جات اور جرمانے میں معافی کی VAT رعایات کو مزید ایک سال یعنی 31 مارچ 2016ء تک توسیع دینے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

75- میں ایسی اقتصادی پالیسی اورانصرام میں یقین نہیں رکھتا، جس میں غیر جوابدہ قوتِ کاراور کنٹرول ہو، میں قواعد پر مبنی قانونی انصرام میں یقین رکھتا ہوں۔

76- لائسنس کنٹرول راج سے شہادت نگیٹو لِسٹ ہے۔ ریاست میں بہت نگیٹو لِسٹ ہیں۔دو بڑے نگیٹو لِسٹ VAT چھوٹ اور خام مال کے لئے نگیٹو لِسٹ ہے۔

77- وہ اشیاء جو نگیٹو فہرست پر ہیں، عارضی ہیں، اور اُن کا کوئی معاشی یا تجارتی مقصد نہیں ہے۔مزید یہ نہ صرف بگاڑ کا موجب بنتے ہیں بلکہ یہ دونوں تھوک اور پرچون رشوت کے لئے ماحول پیدا کرتے ہیں۔خود غرضانہ تجارتی مفادات اپنے اشیاء کو نگیٹو فہرست پر رکھتے ہیں اور یہ رشوت کے مطالبات کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

78- عام تصور میں VAT چھوٹ میں کوئی نگیٹو لِسٹ نہیں ہونی چاہیئے، چاہے وہ عمومی ہوں یا انڈسٹری کے لئے مخصوص۔اور جہاں تک ٹول ٹیکس کے لئے نگیٹو لِسٹ کا تعلق ہے اِسے شرح محصول کے لئے سِد راہ کے طور دیکھا جانا چاہیئے نہ کہ مالیاتی اقدام کے طور۔ فی الوقت میں نگیٹو لسٹ کے تصور سے دور جانا چاہتا ہوں۔

79- البتہ جبکہ ایک نئی صنعتی پالیسی مرتب دی جا رہی ہے اور جس کا اعلان اوّل

جولائی 2015ء کو کیا جائے گا۔ میں ٹیکس شرحوں اور چھوٹ کو نئی صنعتی پالیسی سے جوڑ دوں گا جب تک یہ ہوتا ہے، موجودہ ترغیبات اور چھوٹ آج کی تاریخ سے جاری رہیں گے جب تک دیگر طور توضیح نہ کی گئی ہو۔ موجودہ صنعتی پالیسی اپنی تمام ترغیبات اور جرمانے وغیرہ کی معافی کے ساتھ 30 جون 2015ء تک لاگو رہے گی۔

80- میں نے خاص حوالے دینے سے احتراز کیا ہے لیکن چند اشیاء کی دوبارہ زمرہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ المونیم فوئل کو خوراک کو اور دوائیاں ڈبہ بندی کرنے میں استعمال میں لایا جاتا ہے پھر بھی المونیم کی اشیاء کی حیثیت سے 13.5 فیصد ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ میں اس غلط زمرہ بندی کو دور کرنے کے لئے اور ڈبہ بندی مواد کے طور اس پر 5 فیصد لیوی عائد کرنے کی تجویز کرتا ہوں۔

81- اس طرح قبل از بجٹ مشاورت کے دوران، میوہ اُگانے والوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ Tree Spray Oil کو ایک زرعی اشیاء قرار دینا چاہئے۔ یہ مطالبہ انصاف پر مبنی لگتا ہے۔ میں VAT ایکٹ کے تحت ان اشیاء کو زیرو ٹیکس شرح میں رکھنے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

82- حفظان صحت میں بہتری لانے کیلئے، میں بے بی ڈائپروں، بالغ ڈائپروں اور خواتین صفائی رومالوں پر VAT سے چھوٹ دینے کی تجویز رکھتا ہوں۔

83- برآمدات کوتحریک دینے کی غرض سے، میں بادام اور اِسکی گری VAT کے تحت اخروٹ اور اخروٹ کی گری کی مماثلت پر 0% ٹیکس شرح عائد کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

84- میں آبیانہ ختم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں، یہ نہ صرف فرسودہ ہے بلکہ جاگیرداری کی علامت ہے۔آبپاشی کی یہ آمدن اِس کے وصولیابی اخراجات سے کم ہے۔اس سے ریاست بھر میں کسانوں کو راحت ملے گی۔

حکومت میں اصلاح

85- ریاست میں 19 پبلک سیکٹر انٹر پرائزز کا جائزہ لینے ،اُن میں رابطہ پیدا کرنے اور قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے ایک بیورو آف انٹر پرائزز 2013ء میں معرضِ وجود میں لایا گیا تھا۔ایک ٹاسک فورس نے 19 پبلک سیکٹر انٹر پرائزز کا تجزیہ کیا اور اُن کے احیاء کیلئے بعض اقدامات کی سفارش کی۔

86- البتہ، وقت آ گیا ہے کہ ان انٹر پرائزز کا توضیحی جائزہ لیا جائے تا کہ اُن کو مارکیٹ کے ہمعصر تقاضوں کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا جائے۔

87- میں اِن علیل پبلک سیکٹر انٹر پرائزز کی انتظامی طور از سرنو شیرازہ بندی، مالی ڈھانچے کی تشکیلِ نو اور بزنس RE -Engineering کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

88- اِس سمت میں پہلے اقدام کے طور اِن پبلک اینٹر پرائزز کومختلف انتظامی محکموں کی ضمنیات سے باہر نکالنے اور ایک انصرامی اور انتظامی لڑی میں پروکر مالی ڈھانچے کی تشکیلِ نو اور جامع توجہ کے لئے کام کیا جائے گا۔

89- تمام پبلک اینٹر پرائزز کی دو گروپوں میں درجہ بندی کی جائے گی یعنی مالیاتی اور غیر مالیاتی، اور انہیں دو کمپنیوں کے طور آگے بڑھایا جائے گا۔ جوں ہی اُن کی دوبارہ ساخت کا عمل مکمل ہوگا، Holding Companies کی سطح پر اِن کا متبادل آگے لایا جائے گا۔ جموں و کشمیر بنک جس میں ریاستی حکومت کے اکثریتی حِصص ہیں اور جے اینڈ کے پاور ڈیولپمنٹ کارپوریشن (جے اینڈ کے پی ڈی سی) کو اِس سرِ نو ڈھانچہ بندی سے باہر رکھا جائے گا۔

90- مالیات کی سطح پر پہلا قدم یہ ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے اِن پبلک سیکٹر اینٹر پرائزز کو سالہا سال سے فراہم کی گئی بجٹ اعانت سال سے فراہم کی گئی بجٹ اعانت کو EQUITY CAPITAL میں بدل دیا جائے گا اور اکاؤنٹس اور آڈٹ کے مانے ہوئے معیار اپنائے جائیں گے۔

91- حکومت بعض انتظامی محکموں کا قیام بھی عمل میں لائے گی اور اُن کو غیر محکمہ جاتی فولڈ میں رکھا جائے۔ اِس تبدیلی کے لئے سب سے بڑا اُمیدوار سٹیٹ موٹر گراجز ہے۔

92- ریاست میں ایک بہت بڑا محکمہ سٹیٹ موٹر گراجز ہے۔ ابتداء میں اس

نے ایک چھوٹی سی اکائی کے طور پر کام شروع کیا ہوگا جب چھوٹی گاڑیوں کے لئے لائسینس کی حاجت ہوا کرتی تھی اور کار خریدنے کے لئے قطار میں رہنا پڑتا تھا، لیکن اب یہ ریاست میں غالباً بڑی سے بڑی ٹرانسپورٹ کمپنی ہے۔

-93 سٹیٹ کار پالیسی کے مطابق، سٹیٹ موٹر گراجز (SMG) فی الوقت ریاست کے سینئر اہلکاروں کو گاڑیاں فراہم کرتا ہے۔ موجودہ نظام بہت پُرانا ہے اور حکومت کے بڑھتے کام کے ساتھ سٹیٹ موٹر گراجز کے لئے احسن طریقے سے ٹرانسپورٹ کی فراہمی کی ضروریات کو پورا کرنا بے حد مشکل ہو رہا ہے۔

-94 چنانچہ طے پایا ہے کہ حکومت ٹرانسپورٹ خدمات کو Outsource کرنے کی مرکزیت کی حامل پالیسی کی پیروی کرے گی، اِن بہترین تصوّرات کے مطابق سٹیٹ موٹر گراجز کو ایک انتظامی محکمے سے نان ڈیپارٹمنٹل انڈرٹیکنگ میں مبدّل ہونا چاہیے۔ پہلے اقدام کے طور ایک وقف ادارے کی خدمات کے ساتھ اِسے پبلک سیکٹر اینٹرپرائزز بنانا ہے۔

-95 اِسے بھرپور رقومات فراہم کی جائیں گی اور اگر یہ بہتر طور کام کرے تو اس کی ایک علاحدہ کمپنی کے طور پر داخت کی جائے گی۔ ہم اس اینٹرپرائز میں تمام متعلقہ لوگوں کو شریک کار بنانے اور اِس کو اختراعی طور

سُلجھانے کے لئے کوششیں کر سکتے ہیں۔اِس بات کو بیان کرنے کے حاجت نہیں کہ اِس اقدام سے رساؤ اور نظام میں کرپشن کی حد بھی گھٹ جائے گی۔

96- اُن بچتوں کا تذکرہ نہیں جو اِس میں کی جائے گی۔ چونکہ اِسے مرکزی سطح پر سرانجام دیا جائے گا، نجی شعبے میں بڑے پیمانے کی یقینی تجارت کی وجہ سے قیمتیں بہت کم ہوں گی۔

97- جب محکمہ کو ضرورت کی بنیادوں پر ٹرانسپورٹ درکار ہوگا، وہ مطلوبہ عرصے کے لئے خدمات کرایہ کی بنیادوں پر حاصل کرسکتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوگی، اِسے واپس کیا جاسکتا ہے۔

98- ڈرائیوروں کو کرایہ پر لینے کا بوجھ، گاڑیوں کا رکھ رکھاؤ اور پہلے سے طے فاصلوں تک کے لئے ایندھن پر ہونے والے اخراجات کا خاتمہ ہوگا۔

99- سرکاری ملکیت کی گاڑیوں میں کمی واقع ہوگی کیونکہ نجی شعبہ گاڑیوں کی خدمات کی 100 فیصد سطح کی خدمات فراہم کرتا ہے۔

100- یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام تجارتی اور پبلک سروس گاڑیوں کی GPS نقل وحرکت پر عمل درآمد کیا جائے۔ یہ نظام ایس آر ٹی سی اور راشن لے کر جانے والی گاڑیوں کا بھی احاطہ کرے گا۔

101- اِس سے غذائی اجناس کی بروقت نقل وحرکت کو یقینی اور کچھ چالاکیوں کو روکنے میں مدد ملے گی۔ یہ نظام ٹرانسپورٹ محکمے اور ٹریفک پولیس کے

ذریعے شہریوں کے لئے روڈ سیفٹی بہتر بنائے گا۔

102- امدادِ باہمی تحریک عوام کو سماجی طور مشمولہ انداز میں ثمر آور تجارتی سرگرمیوں میں معاش حاصل کرنے کے لئے اُن کے امدادِ باہمی کی تشکیل کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

103- میں امدادِ باہمی کی سماجی طور متعلقہ منافع کی پہل کے طور کا یا پلٹ کرنا چاہتا ہوں۔ اِس حقیقت کے باوجود کہ ہمارے اینٹر پرائز ز کا ڈھانچہ اور ماہیت امدادِ باہمی تحریک کے لئے مثالی ہے۔ ہماری ریاست امدادِ باہمی میں کم ترقی یافتہ کے طور شمار کی جاتی ہے۔

104- اِس صورتحال میں کُلہم تبدیلی اور امدادِ باہمی کو پھر سے کار آمد بنانے کیلئے میں موجودہ سوسائیٹوں، بشمول مارکیٹنگ سوسائیٹوں کے، اُن کو مدغم کرنے اور تسلیم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

105- میرے لئے اِس کے لئے منصوبہ تیار ہے لیکن رواں قوانین اِس میں رُکاوٹ ہیں۔ حکومت اِسی طور PAC's کو مدغم، دوشاخہ کرنے اور/ یا تسلیم کرنے کے لئے ریاستی قانون سازیہ میں متعلقہ ترمیم لانے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

106- حکومت نے Governance Applications کے لئے بڑی ترغیبات ہاتھ میں لی ہیں۔ بعض شہری خدمات جیسے عمارتوں کے اجازت نامے، پیدائش اور اموات کا اندراج، عوامی شکایات کا ازالہ،

خدمات بلوں کی ادائیگی وغیرہ کو آن لائن سسٹم کے ذریعے عوامی عمل داری میں لایا گیا ہے۔

107- مجھے یقین ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ اِسے بہتر بنائے گا اور اِسے موبائل فونوں تک وسعت دی جائے گی ۔ میرے حصے کے طور، میں On Line کو Off line Application کے مقابلے میں 5 فیصد سستا کروں گا۔ کوئی بھی خدمات بل جس کو آن لائن ادا کیا جائے ،کو 10 فیصد رعائت ملے گی ۔ اس سے مجھے اُمید ہے کہ آن لائن خدمات کے استعمال کو فروغ ملے گا جس کی حکومت نے پیش کش کی ۔

108- شہریوں سے متعلق دیگر خدمات کو ای گورنینس پروگرام کے تحت لانے کے لئے کوششیں جاری ہیں ۔ ریاستی حکومت نے جموں وسرینگر شہروں کو سمارٹ سٹی مشن (Smart City Mission) کے تحت شامل کرنے کی سفارش کی ہے۔ حکومت نے اننت ناگ اور کٹھوعہ کو بھی Smart City Mission کے زمرے میں لانے کی سفارش کی ہے کیونکہ یہ دونوں قصبے دو اہم مذہبی مقامات امرناتھ اور ماتا ویشنو دیوی استھاپن کی گذرگاہیں ہیں ۔

109- حکومت ریاست میں بنیادی سطح کی حکمرانی میں اہم تبدیلی لانے اور پنچائت راج محکمہ کی وساطت سے شفافیت قائم کرنے کی خاطر ، جموں وکشمیر میں ای پنچائت نظام کو کُلی طور نافذ کرے گی ۔

110- اس اقدام سے جہاں پنچائتوں کی داخلی کام کاج میں بہتری واقع ہوگی ، ۔ وہیں شہریوں کے تیئں خدمات کے نظام میں سُدھار پیدا ہوگا۔ اس اقدام سے خاطر خواہ شفافیت ، جوابدہی اور اہلیت کے ساتھ ساتھ آر ٹی آئی (RTI) کی تعمیل میں سُرعت آئے گی ۔ اس طرح کے ذریعے بلدیاتی اداروں کومضبوطی حاصل ہوگی جو سرکار اور عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں معاون ومددگار ثابت ہوگی ۔

شعبہ جاتی ترقیاتی اقدامات

111- حکومت تجارتی گاؤں کے ایک نادر تصور کو متعارف کرے گی ایک نمونہ گاؤں کے برعکس جس کی توجہ بنیادی انتظامی ڈھانچہ فراہم کرنے پر مرکوز رہتی ہے یہ گاؤں تجارت قائم کرنے پر توجہ دیں گے ،حکومت ایک جدید تجارتی ڈھانچہ تیار کرے گی اور ان گاؤں میں جدید تجارتی سرگرمیوں کے رواج کوفروغ دے گی ۔

112- آزمائشی بنیاد پر جموں ڈویژن میں ایک گاؤں کو بحیثیت نمونہ باسمتی گاؤں ترقی دی جائے گی ۔کشمیر ڈویژن میں ایک نمونہ سیب گاؤں اور ایک نمونہ زعفران گاؤں کوفروغ دیا جائے گا۔مثال کے طور ایک سیب نمونہ گاؤں میں ایک CA سٹور، گریڈنگ اور پیکنگ یونٹ اور ایک پکینگ اکائی فراہم کی جائے گی ۔اس گاؤں کو معیاری پودے فراہم کئے جائیں گے تاکہ زیادہ پیداوار دینے والے ایک میوہ باغ کوفروغ ملے ۔اسی طرح باسمتی کے لئے جموں میں نمونہ تجارتی گاؤں کو ترقی

دی جائے گی۔اس میں باسمتی اُ گانے، ڈبہ بند اور برینڈ نگ کرنے کی تمام سہولیات ہونگی۔

113- لداخ خطے میں ایک گاؤں کو ترقی دی جائے گی تا کہ ہارٹیکلچر پراسیسنگ کے لئے شمسی توانائی اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کی نمائش کی جائے۔

114- حکومت لوگوں کی فطری ثقافت اور وراثتی قوت کو اُجاگر کرنے کے لئے نمونہ گاؤں کی تعمیر پر توجہ مرکوز کرنے کی تجویز رکھتی ہے۔ پہلا نمونہ ثقافتی وہ ہوگا جو کشمیری پنڈتوں سے آباد تھا۔اس کی تعمیر نو کی جائے گی تا کہ کشمیری پنڈتوں اور اُن کی ثقافت سے متعلق پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے گا۔

115 اُن چھوٹی اور MSME اکائیوں کے لئے جنہیں بیمار قرار دیا گیا ہے کے لئے میں جموں وکشمیر بنک کے حصہ داری میں ایک Asset Reconstruction company قائم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔ یہ دباؤ کے شکار اثاثوں سے نپٹے گی جہاں ضرورت ہو، اثاثوں کی چھانٹ کرے گی اور جہاں اسے لگے کہ امکان ہے وہاں ایک احیاءنو پیکج مرتب کرے۔

116- سانبہ اور لسی پورہ میں ایک ایک growth سینٹر کے بشمول ریاست میں 31,335 کنالوں پر محیط انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کئے گئے ہیں قریباً 1000 کنال اراضی کو نئے صنعتی اسٹیٹ کے قیام کیلئے یا تو بطور

انڈسٹرئیل اسٹیٹ یا موجودہ صنعتوں کی توسیع کیلئے فروغ دیا جارہا ہے۔

-117 ہم ریاست بھر میں 10,000 کنال اراضی حاصل کرنے کی تجویز رکھتے ہیں تا کہ انڈسٹرئیل اسٹیٹوں کوفروغ ملے۔

-118 جموں وکشمیر کی معیشت چھوٹے پیمانہ کے صنعتی یونٹوں پر قائم ہوتی ہے ان کی تعداد 29,000 یونٹ ہے درمیانہ اور بڑے سیکٹروں کے تحت یونٹوں کی تعداد 83 ہے جن کی سرمایہ کاری 4,084 کروڑ روپے ہے۔ یہ یونٹ کُلہم طور 1.5 لاکھ افراد کو روزگار فراہم کرتے ہیں۔

-119 پسماندہ علاقہ جات کو ترقی دینے کی خاطر، ایسے علاقوں میں نئے صنعتی یونٹوں کے قیام کیلئے اعلیٰ تر کیپٹل سرمایہ کاری سبسڈی فراہم کرنے کیلئے, میں 35 کروڑ روپے مختص رکھے گئے ہیں۔ اس طرح نئے صنعتی یونٹ قائم کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

-120 علاوہ ازیں، میں، ماحولیاتی آلودگی کو زیر کرنے والے آلات پر سبسِڈی PCD قیمت کی موجودہ 30 فیصد رعایت سے بڑھا کر 10 کروڑ روپے کی مالی تجویز رکھتا ہوں۔ بشرطیکہ اس رعایت کی اُوپری حد لاکھ روپے ہو یا PCD قیمت کے 50 فیصد برابر ہو مگر قدغن ہے کہ اوُپری حد 35 لاکھ روپے ہو۔

-121 فوڈ پراسیسنگ صنعت جسکے فروغ کیلئے ریاست میں انتہائی صلاحیت ہے حکومت ہند کی وزارت برائے فوڈ پراسیسنگ کے سرگرم تعاون سے قوّت و رفتار پکڑ رہی ہے۔ اِس سیکٹر میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کیلئے کھنموہ

اور دوآبگاہ سوپور میں 2 فوڈ پارکیں قائم کی گئی ہیں۔

122 ہینڈی کرافٹس اور ہینڈلوم سیکٹر 4.10 لاکھ سے زائد نفوس کو کاریگر اور بُن کر کے طور مامور کرتے ہیں۔

-123 ایسے افراد کو اقتصادی طور خود انحصار کرنے کی غرض سے Artisans کریڈٹ کارڈ سکیم کے تحت 10 فیصد سُود سبسڈی پر اُنکو قرضہ فراہم کیا جارہا ہے جس سکیم سے الگ بھگ 35765 کاریگر استفادہ کر چکے ہیں۔

-124 قالین بافوں کو اپنی پیداواری صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے نیز انمیں بہتری لانے جدید طرز کے کارپٹ لُوم فراہم کئے جارہے ہیں۔ سال 2012 سے کاریگروں کو 8000 روائتی کارپٹ لوم، 7500 لُوم اب تک سپلائی کئے گئے ہیں۔

-125 جیسا کہ ہم کہتے آئے ہیں ڈل ایک عالمی ورثہ ہے۔ یہ نہ صرف وادی کے لوگوں کے لئے ایک جذباتی ورثہ ہے بلکہ ملک بھر کے لوگوں کے لئے بھی جنہوں نے اس جھیل کے شکاروں میں نہ جانے کتنے ہی ہنّی مون منائے ہیں۔

-126 میں ڈل کی بحالی کے لئے ایک ڈل ڈیولپمنٹ بانڈ اجراہ کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ جموں وکشمیر کے غیر اقامتی باشندوں کو شامل کرنے کے لئے ایک آزمائشی پروجیکٹ شروع کروں۔ میں ان کی پیشہ وارانہ اہلیت ، مالی قوت اور جزباتی حصہ داری کو ہم آہنگ کرنا

چاہوں گا اگر وہ اس منصوبے میں شامل ہوجاتے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تین برسوں میں ہم اِس جھیل کی شانِ رفتہ کو بحال کرلیں گے۔

127- میں باغبانی کے مستقبل کو تحفظ دینے کی خاطر Secore Horticoltore Futore سکیم کے تحت ڈیڑھ سو کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کا اعلان کرتا ہوں اس پہل کا یہ مقصد ہے کہ 10 میٹرک ٹن فی ہیکٹر پیداوار کی موجودہ سطح کو،40 سے 70 میٹرک ٹن فی ہیکٹر کی بین الاقوامی سطح تک پہنچایا جائے جس کے لئے ذیل کے اقدامات کئے جائیں گے۔

128- ہمارا مشن یہ ہے کہ ایک کنال اراضی سے ایک لاکھ روپے کی آمدنی ہونی چاہئے ،ایک کنال کا ایک لاکھ اس کے حصول کے لئے تین نکاتی پیکیج مرتب کیا گیا ہے۔

129- اوّل، نیوٹرشنل مینجمنٹ میں بہتری لانے کیلئے ہر ضلع کو Soil اور Leaf تجزیاتی لیبارٹری فراہم کی جائیگی تا کہ میوہ اُگانے والے درختوں کی سحت بہتر کرنے نیز معیاری میوہ جات پیدا کرنے کیلئے میوہ درختان کو صحیح مقوی غذا استعمال کریں۔ علاوہ ازیں ، میوہ اُگانے والے افراد کو Vermicompost خود قائم کرنے کیلئے ترغیب دینے کی ضرورت ہے۔

130- دوئم ، نہایت گُنجان باغات کو کم از کم چار گُناہ پیداوار بڑھانے کیلئے

ترغیب دی جائے گی۔ درمیانہ سے نہایت گُنجان باغات پر کو قائم کرنے کی لاگت INR 75,000 اور INR 1,75,000 کے مابین فرق کرتی ہے۔ عام طور شجر کاری مواد پر 50,000 روپے فی کنال ہے۔ اسکو کسانوں کیلئے قابل استطاعت بنانے کیلئے 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔

131- میں، سیب کے پودوں کو درمیانی و اعلیٰ گُنجان پودوں میں تبدیل کرنے کیلئے، 150 کروڑ روپے مختص کررہا ہوں۔

132- نقلی جراثیم کش ادویات کی بکری اور استعمال سے باغبانی شعبہ کو زبردست نقصان ہو چُکا ہے۔ ریاست بھر کے تمام اطراف سے چند ہی برس قبل شکایات اس ضمن میں آرہی ہیں۔

133- میں دو باتوں کی تجویز رکھتا ہوں، اوّل، جراثیم کُش ادویات کی ریگولیشن اتھارٹی قائم کرنی ہے جو جموں وکشمیر میں زیر استعمال جراثیم کُش ادویات کو منظور کرکے ان پر نظر گُزر رکھے گی۔ میں کسی بین الاقوامی معروف کمپنی کو وادی میں جہاں زیادہ بدحالی محسوس ہو، ایک یونٹ قائم کرنے کیلئے ترغیب دوں گا۔

134- میوؤں کی اترائی کے بعد رکھ رکھاؤ کیلئے ریاست میں کولڈ سٹوریج تعمیر کرنے میں نجی افراد آگے آرہے ہیں۔ نجی کارخانہ داروں کے ذریعہ تعمیر ہونے والے 16 فوڈ Processing پروجیکٹ یونٹ منظور کئے ہیں۔

135- حکومت باغبانی شعبہ کے لئے ایک مارکیٹ Intervention سکیم کا

آغاز بھی کرے گی۔علاوہ ازیں،اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اچھے معیاری پھل برآمد ہو نیز اس سیکٹر میں معقول منافع حاصل ہو۔

136- مزید تمام تجارتی پودوں کے لئے میں ایک Lose of Revenue Insurance Cover متعارف کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔اس کے سالانہ پریمیم کا ایک حصہ کی رقومات ریاست ادا کرے گی۔مجھے اُمید ہے کہ اِن تجارتی سرگرمیوں کے لئے یہ ایک مراعات کی حیثیت سے کام کریں گی تاکہ یہ لین دین پر مبنی حسابات سے تجارتی حساب کتاب کی طرف منتقل ہو جائے۔

137- درجہ فہرست قبائل کے ایک مربوط و ہمہ گیر ترقی کی لازمی ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ بہبودی سکیمیں ،بالخصوص ٹرائیبل سب پلان کو ایک اشتراکی انداز سے برزمین روبہ عمل لائی جارہی ہیں ۔نیز جہاں کہیں ضرورت ہو۔درمیانی عرصہ کی تصحیحات (Mid Course Corrections) کے لئے قریبی نظر گزر رکھی جاتی ہے۔ سال 2008ء کے دوران جموں سرینگر میں دفاتر کے ساتھ ایک علاحِدہ ڈائریکٹوریٹ آف ٹرائیبل افیرئس وجود میں لایا گیا۔البتہ اس انتظام سے معقول نتائج برآمد نہیں ہوئے۔مرکزی حکومت کی طرز پر ہم ایک علاحِدہ ٹرائیبل افیرئس محکمہ وجود میں لائیں گے۔بزنس قواعد میں مطلوبہ تبدیلیاں کی جائیں گی تاکہ ریاست بھر میں درجہ فہرست ذات کے مسائل کا حل غیر تحلیل شدہ انتظامی ردعمل سے ہو۔

138- بجلی کے صحیح استعمال کو فروغ دینے کے لئے حکومت تمام زمروں کے صارفین میں LED پر مبنی بجلی کے استعمال کو فروغ دے گی۔ میں ''سویا بھٹ انرجی افیشنٹ کنزیومر سکیم'' سے موسوم ایک نئی سکیم کا اعلان کرتا ہوں اور سکیم کے لئے 5 کروڑ روپے مختص تجویز کرتا ہوں۔

139- میرے خیال میں سیاحوں کی روانی میں سب سے بڑا مزاحم جموں وکشمیر میں آنے کے لئے بہت زیادہ مصارف ہیں۔ ہم ائر لائینز کو کرایوں میں تخفیف کرنے، اگر ممکن ہو، کے لئے آمادہ کریں گے۔

140- ریاستی حکومت سیاحت کے لئے سب سے زیادہ مانگ والے مئی، جون جولائی مہینوں کے دوران WET LEASING ARRANGEMENTS اور چارٹرڈ فلائیٹوں کا اہتمام کرے گی۔ اِن کے کرایوں پر قدغن لگائی جائے گی تا کہ تمام ائر لائینز پر مارکیٹ دباؤ بنایا جائے کہ وہ کرایہ کی شرحیں قابلِ قبول انداز میں رکھیں۔

141- حکومت ATF پر ٹیکسوں میں نظر ثانی کے بشمول مختلف اختیارات سے بھی استفادہ کرے گی جو مختلف ائر لائنز کے ہوائی کرایوں کے ڈھانچے میں تخفیف میں سہولیت لاسکتی ہے تا کہ ریاست میں سیاحوں کی زیادہ سے زیادہ آمد کو فروغ دیا جاسکے۔

142- آنریبل وزیر اعلیٰ کی خواہش کو خاطر میں لانے کے لئے جموں میں ایک الگ ٹورسٹ سرکٹ کو فروغ دیکر، مطلوب ڈھانچہ تعمیر کرنے کے لئے محکمہ

سیاحت کو معقول مالی وسائل فراہم کئے جائیں گے۔

143- ریاست جموں وکشمیر میں مجموعی طور بیروزگاری کا مسئلہ حکومت، پالیسی سازوں اور سماج کے لئے سب سے سنجیدہ چیلنج ہے۔ درحقیقت، اس مسئلے نے تعلیم یافتہ بیروزگار نوجوانوں، جو مختلف تعلیمی/ پیشہ وارانہ اداروں سے گریجویشن کر کے آئے ہیں اور لیبر مارکیٹ میں شامل ہو جاتے ہیں، کے لئے درجہ بندی اور شدّت دونوں میں سنجیدہ پہلو سامنے لائے ہیں۔

144- حکومت نوجوانوں اور اینٹرپرائزز کو ہمارے حکمرانی کے ایجنڈا میں اہم حصہ دار ہیں۔ یہ ہمارا مطمع نظر ہے کہ جموں وکشمیر کی تعمیر نو میں نوجوانوں کو سب سے اہم وسیلہ بنائے جائے۔ حالیہ سیلاب میں اُن کے رول کو تحسین پیش کرتے ہوئے، حکومت 2015 کو نوجوانوں کو معنون کرنے کا اعلان کرتی ہے۔

145- ہمارا مشن جموں وکشمیر کے نوجوانوں کو تعلیم یافتہ، باروزگار اور مجاز بنانا ہے نوجوانوان کو مستقبل کے چیلنجوں کے لئے تیار کرنے کی خاطر حکومت آنے والے ایام میں مربوط، ترقی یافتہ پروگرام اور سرگرمیوں کے سلسلے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔

146- ہماری صنعتی پالیسی کو سازگار ماحول کے جانب گامزن کیا جائے گا تا کہ اینٹرپرونیئر شِپ کی چاہت بے روزگار نوجوانوں کا فطری کاروبار زندگی بن جائے۔

147- بیروزگاری کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے اینٹر پرائزز کے ذریعے روزگار
حکومت واحد پالیسی ابتدائیہ رہے گا ریاست میں اینٹر پرائززشپ اور خود
روزگار کے لئے لائق ماحول پیدا کرنے کی خاطر حکومت درج ذیل فوری
اقدامات کی تجویز پیش کرتی ہے۔

(الف) (SFI) START UP FINANCIAL CORPORATION

کی ڈیولپمنٹ فائنانشل کارپوریشن کے طور از سرنو ڈھانچہ بندی۔
ڈیولپمنٹ فائنانشل کارپوریشن کی سرنو دھانچہ بندی، مقامی گھریلو
بچتوں کو کم خطرات اور زیادہ منافع کے ساتھ نئے کام شروع کرنے
میں راہبری کرے گی۔

(ب) نیا کاروبار شروع کرنے والوں کے لئے 100 کروڑ روپے کی
ابتدائی رقم کے ساتھ VENTURE CAPITAL FUND قیام

(ج) جے اینڈ کے سیلف ایمپلائمنٹ سکیم (SES) کو SEED
CAPITAL FUND SCHEME ساتھ
2015-16 سے وسعت دی جائے گی۔

(د) تعلیم یافتہ بیروزگاروں کو ادا کئے جارہے والنٹری سروس
الاؤنس (VAS) کا اب اُن کے خود روزگار
ENTREPRENEURIAL صلاحیتوں کو بڑھانے
کے لئے استفادہ کیا جائے گا۔

(ی) ریاست کی غیر اقلیتی آبادی سے وابستہ نوجوانوں کے فائدے کے لئے جو کہ وزارت اقلیتی اُمور، حکومت ہند کی موجودہ سکیموں کے دائرے میں نہیں آتے اُن کے لئے نئی سکیم TERM LOAN SCHEME MICRO ENTERPRISES کا آغاز

148- بنیادی سطح پر خواتین کی صحت اور طبی مسائل کو حل کئے بغیر خواتین کو بااختیار اور روشن خیال بنانا ناممکل ہے۔

149- 2011ء کی مردم شماری کے مطابق جموں وکشمیر نے جنسی تناسب کی گراوٹ 889 تک آگئی ہے۔اِس میں تشویشناک بات یہ ہے کہ بچہ جنسی تناسب (6 سے 10 برسوں) میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔بہت سارے اقدامات میں سے بچی کی مالی سلامتی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔کیونکہ اِس سے بچہ لڑکی کی سمت میں ایک مثبت مزاج پیدا ہوتا ہے۔

150- میں آئیندہ 14 برسوں کے لئے ہر نئی بچی کی پیدائش پر ماہانہ اُس کی طرف سے ماہانہ 1000 روپے دینے کی تجویز رکھتا ہوں اور 21 برس کی عمر تک پہنچنے پر اُسے 6.5 لاکھ روپے ملیں گے۔شروعات میں ہم بچوں کے ابتر جنسی تناسب کے حامل 6 اضلاع میں تجربہ کریں گے۔

151- ریاست میں ہر سال اوسطاً ایک لاکھ لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔اگر چہ ہم اِن اضلاع میں آبادی کے ایک تہائی مثلاً 30,000 لڑکیوں کا احاطہ کریں

گے۔سالانہ کُل خرچہ 35 کروڑ روپے ہوگا۔لہٰذا اسی حساب سے میں یہ رقم تجویز کرتا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ کم بچہ جنسی تناسب شرح والے ریاست کے 6 اضلاع میں اول اپریل 2015ء سے پیدا ہونے والی ہر بچی کے لئے یہ آئیندہ 14 برسوں تک جاری رہے گا۔

152- عوامی بے چینی حالت میں جس میں جموں وکشمیر گزر چکا ہے،خواتین بُری طرح متاثر ہوئی ہیں۔خواتین متعدد ایسی بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہیں جو خواتین سے مخصوص ہیں۔اِن میں سے کچھ کمزور کرنے والی ہیں اور کُلہم بہتری اور عزتِ نفس پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ایسی بیماریوں میں ابتدائی کھوج اور علاج کی ضرورت پڑتی ہے۔

153- میں ریاست کی 50,000 بیواؤں اور بے آسرا خواتین کو مدد فراہم کرنے کی ایک نئی سکیم شروع کرنے کی تجویز کرتا ہوں۔میں ایک Insurance Cum Saving Scheme کی شکل میں اِس مقصد کے لئے 100 کروڑ روپے فراہم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

154- سکیم جس کو ''آسرا'' کہا جائے گا،کے مندرجہ ذیل فوائد ہوں گے۔ایک Zero Balance Saving Account،25,000 روپے کا زندگی انشورنس، بیمار اور بیماری کے احاطہ کرنے کے لئے 5000 روپے اور 5 برسوں کے بعد معیاد ادائیگی / زندہ رہنے کے 25 ہزار کے فوائد ،وہ بیوائیں اور بے آسرا خواتین جو اِن فوائد کے حقدار ہیں جن کا کوئی ذریعہ آمد نہ ہو۔

155- نیشنل فیملی بینفٹ سکیم ایک مرکزی اعانتی سکیم ہے جو اُن زیر خطہ افلاس کنبوں کو 20,000 روپے کی یکمشت امداد فراہم کرتی ہے جن کا واحد کفالت کرنے والا مر جائے، اِس سکیم کے لئے مرکزی مدد نا کافی ہے۔ اِس کو مضبوط کرنے کے لئے میں ہر سال 20,000 روپے کے مساوی حصص کی تجویز کرتا ہوں۔ تقریباً ہر سال ایسے 5000 معاملات رونما ہوتے ہیں جن کو ایسی امداد کی ضرورت ہے۔

156- محروم افراد ایک بہت بڑا حصہ ہیں جو غربت کے حاشیہ پر گزر بسر کر رہے ہیں اور NFBS سے استعفادہ نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ یکساں طور خطرات کے شکار ہیں اور کفالت کنندہ کی موت اُن کو غربت اور مفلسی میں دھکیل دیتی ہے۔ ایسے قلیل آمدن والے گروپوں کے لئے جامع طریقہ عمل ضرورت ہے۔ میں، جموں اور کشمیر سٹیٹ فیملی بینفٹ سکیم کو متعارف کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔ جہاں وہ کنبے جن کی سالانہ آمدن 75,000 سے تجاوز نہیں کرتی ہے اور اپنے کفیل کو کھو دیتے ہیں، نیز جن کا کسی دیگر سکیم کے تحت احاطہ نہیں کیا گیا ہے کو 40,000 روپے کی یکمشت مالی اِمداد ملے گی۔ اِس سکیم کے لئے 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ یہ NFBS کے لئے 10 کروڑ روپے کی رقومات سے زائد ہے۔

وسائل کو بروئے کار لانا

157- ویٹ طریقہ کار ٹیکس شرح بڑھانے کی خاطر ریاستی حکومت کے لئے زیادہ

گنجائش نہیں رکھتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اضافی وسائل بروئے کار لانے کے لئے وسائل کو تلاش کیا جائے۔ اِس کو عام آدمی کو کم متاثر کرنے سے کیا جاسکتا ہے۔ لہذا میں اضافی وسایل جُٹانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کی تجویز کرتا ہوں۔

158- جموں وکشمیر مُلک کی واحد ریاست ہے جسے خدمات پر ٹیکس کا اختیار ہے۔ جنرل سیلز ٹیکس کی رُو سے جموں وکشمیر کو خدمات اور اشیاء، دونوں پر ٹیکس کا اختیار ہے۔ ہندوستان کی دیگر ریاستوں کو فقط اشیاء پر ٹیکس کا اختیار ہے۔ قابلِ لحاظ نکتہ یہ ہے کہ جموں وکشمیر ایک سپیشل ٹیکزیشن علاقہ ہے۔

159- یہ اصلیت ہے کہ تازہ ترین تخمینہ جات کے مطابق سروس سیکٹر GSDP کے 57فی صد پر مشتمل ہے۔لیکن ریاستی خزانے میں اِس کی حصہ داری صفر کے برابر ہے اب تک ہم اس کی تمام تر استعداد سے خاطر خواہ اُٹھانے کے قابل نہیں بن سکے ہیں۔

160- خدمات کی پہلے ہی سے مشتہر فہرست میں وسعت کی ضرورت ہے تا کہ اسے زیادہ معقول اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق بنایا جاسکے۔ بعینہ میں موجودہ فہرست میں درج ذیل خدمات شامل کرنے اور/ یا نئے سرے سے مرتب کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

(الف) ماسوائے اخبارات کے، ایڈورٹائزنگ ایجنسیوں کی طرف سے فراہم کردہ خدمات۔

(ب) سیکیورٹی اور تعیناتی خدمات بشمول افرادی قوّت کی بھرتی اور/ یا

سپلائی ایجنسی خدمات

(ج) چارٹرڈ اکاؤنٹنٹوں کی طرف سے فراہم خدمات ، کاؤنٹنگ اور آڈٹنگ خدمات میں فقط COST AND WORKS ACCOUNTANTS جب اُن کا سالانہ کاروبار 5 لاکھ روپے یا زائد ہو۔

(د) کنسلٹنٹوں کی طرف سے فراہم کردہ خدمات بشمول سروے موزونیت ، تحقیق اور IMPACT ASSESSMENT بشمول ٹیکنیکل ٹیسٹنگ ، تجزیاتی خدمات ، ماسوائے جو پہلے ہی اس گوشوارے میں شامل کی گئی ہوں۔

بیوٹی سیلونوں کی طرف سے فراہم کردہ خدمات ، ہیلتھ کلب ، جمنازیم ، فٹنس سینٹرس گیمز/ سپورٹس کلب یا سلمنگ سینٹر

(س) نرسنگ ہوموں کی طرف سے فراہم خدمات

161- میں جموں وکشمیر جی ایس ٹی ایکٹ ، 1962 کے تحت میں خدمات کے عوض موجودہ سیلز ٹیکس شرح میں 2% اضافہ کی تجویز رکھتا ہوں اُمید ہے کہ اس اقدام سے 150 کرور روپے کی آمدن پیدا ہوگی۔

162- انفارمیشن ٹیکنالوجی آلات مثلاً کمپیوٹر وغیرہ کے استعمال کے فروغ میں ترغیبات دی جارہی ہیں۔ اِس وقت یہ ترغیب ملک کی کسی ریاست میں موجود نہیں ہے۔ مزید یہ سہولت متوقع مستفیدوں تک نہیں پہنچی ہے کیونکہ یہ اشیا ہماری ریاست میں سستے شرحوں پر دستیاب نہیں ہیں۔

163- علاوہ ازیں یہ غیر اخلاقی تجارتی سرگرمیوں کا موجب بنا ہے میں کمپیوٹروں اوراس کے ساز وسامان پر 5% ویٹ عاید کرنے کی تجویز کرتا ہوں۔اس سے 10 کروروپے تک کے وسایل حاصل ہونے کی اُمید ہے۔

164- اس وقت انوٹروں اور یو پیز پر 13.5% کے حساب سے ٹیکس عاید کیا جاتا ہے۔ میں دونوں پر یکساں ٹیکس شرح 13.5 کے حساب سے عاید کرکے اس فرق کو دُور کرنے کی تجویز کرتا ہوں کیونکہ یہاں غلط زمرہ بندی ہونے کا احتمال ہے۔

165- معزز ممبران اِس بات سے آگاہ ہیں کہ لکھن پور میں ٹول وزن کے حساب سے قیمت کے بلا تشخیص عائد کیا جاتا ہے۔ میں آئندہ مالی سال سے موجودہ محصول شرح میں 5 پیسہ فی کلو کے حساب سے عاید کرنے کی تجویز کرتا ہوں۔

166- ایکسائز پالیسی ایک غیر بجٹ مشق ہے اوراپریل سے سالانہ بنیاد پر مشتہر کی حامی ہے۔اس سال بھی نئی ایکسائز پالیسی کورواں مالی سال کے اختتام کے پہلے نافذ کیا جائے گا۔

167- ایپکس کورٹ نے فیصلہ صادر کیا ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے زبانی تحفہ (ہبہ زبانی) کورجسٹر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ محسوس کیا گیا ہے کہ زبانی تحفہ کے انتقال کی توثیق کا اختیار اعلیٰ حاکم کو ہے جو متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے عہدے سے نیچے نہیں ہونا چاہئے۔اگر زبانی تحفہ اُس شخص یا ادارہ کی طرف کرتا ہو جو خونی رشتہ سے باہر ہو تو محکمہ مال میں حکومت کی پیشگی منظوری ڈپٹی

کمشنر کو انتقال کرنے کیلئے لازمی ہوگی۔اس ضمن میں محکمہ قانون اور مال انتظامات کوٹھوس شکل دیں گے۔

ملازمین

168- سرکاری ملازمین کی ایک بڑی تعداد کو پلان ہیڈ کے تحت اپنی تنخواہوں کے لئے مہینوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ہماری سرکار نے 16-2015 سے ریونیو اکاؤنٹ پر تمام پلان ریونیو اخراجات منتقل کرنے کا فیصلہ لیا ہے اس سے ملازمین کی دشواریاں دور ہو جائیں گی۔

169- یکم جنوری 2014ء سے مہنگائی بھتہ کی دو اقساط جو 17 فیصد بنتی ہیں ،ریاست میں سیلاب کے دوران حکومت کو درپیش مالی مشکلات کی وجہ سے ریاستی ملازمین/ پنشنروں کو اب تک ادا نہیں کی جا سکیں۔

170- ریاستی سرکاری ملازمین / پنشنروں نے اس سلسلہ میں جس صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اُس کیلئے اُن کی سراہنا کرنی ہے۔آئندہ برس کیلئے 2200 کروڑ روپے کی بجٹ رقومات رکھی گئی ہیں۔ 31 مارچ 2015ء تک التواء میں مہنگائی بھتہ کو ملازمین کے جی پی فنڈ اکاؤنٹ میں جمع کیا جائے گا۔جبکہ اپریل سے آگے مہنگائی بھتہ نقد ادا کیا جائے گا۔تاہم قومی پنشن سکیم سے استفادہ کرنے والے تمام ملازمین اور پنشنرس بقایا جات نقد حاصل کریں گے۔

171- ریاست کی خواتین ملازمین کی مسلسل مانگ ہے کہ اُن کو چائیلڈ کیئر رخصت کی توثیق مرکزی سرکاری ملازمین کے ہم پلّہ کی جائے۔ ریاستی

سرکار خواتین ملازمین کو اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرنے میں درپیش مشکلات سے بخوبی باخبر ہے۔

172- ان ملازمین کے تئیں ایک جذبہ رکھتے ہوئے کہ حکومت ریاستی قواعد میں بچہ نگہداشت چھٹی متعارف کرنے کی تجویز رکھتی ہے جس کے ہوتے ہوئے خواتین سرکاری ملازمین اپنی نوکری دورانیہ میں دوسال کی چھٹی لینے کی حقدار بنیں گی تاکہ یہ اپنے دو بالغ زندہ بچوں کی نگہداشت کرسکیں خواہ اُن کی بودوباش کرنی ہو یا اُن کی ضروریات مثلاً تعلیم بیماری وغیرہ میں دیکھ بھال کرنا ہو۔

173- گذشتہ کئی برسوں کے دوران 61000 کیجول اور سیزنل مزدوروں کی تعیناتی متعدد محکموں کے اندر عمل آئی ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہے کہ سرکار کے سامنے ان لوگوں کو ریگولر کرنے کے مسئلہ ایک بہت بڑے چیلنج کی صورت اختیار کرگیا ہے۔جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

174- اگرایسے ورکروں کی پوری تعداد کی سروسوں کو باقاعدہ بنایا جائے تو اُس صورت میں ہر سال 1925 کروڑ روپے کے مالی اثرات مرتب ہوں گے۔

175- اِس میں کوئی شعبہ نہیں یہ مالیاتی صراحتین ریاستی حکومت کی راہوں اور وسائل سے کہیں پرے ہیں ۔اِس کے باوجود اِس درجہ کے کامگاروں کی اُن کی ملازمت کو باقاعدہ بنانے کی مانگ کا ازالہ کرنے کے لئے کابینہ سب کمیٹی کی کیجول/ سیزنل مزدوروں کی ریگولرازیشن پر مبنی رپورٹ زیرغور ہے۔

176- یومیہ اُجرت پر کام کرنے والوں DRW's / ورک چارجڑ ملازمین کی ملازمتوں کو باقاعدہ بنانے کی پالیسی پر پہلے ہی کام ہورہا ہے۔ البتہ مختلف محکموں کی طرف سے فائنانس ڈیپارٹمنٹ کو ابتدائی رپورٹنگ کے UNDERSTATEMENT کی وجہ سے یومیہ اُجرت پر کام کرنے والے بہت سارے ورکر باہر رہ گئے۔ اِن DRW's تک ریگولرازیشن کا دائرہ بڑھانے کے لئے بھی حکومت نے ہیلپرس کی 3660 اسامیاں معرض وجود میں لانیکا فیصلہ کیا ہیتا کہ اِسی تعداد میں DRW's کی ملازمتوں کو باقاعدہ بنایا جائے۔ حکومت نے ہیلپرس کی مزید اسامیاں بھی معرض وجود میں لانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ایسے محکموں کا احاطہ کیا جائے جہاں سے ابھی تفصیلات کا انتظار ہے۔

177- حکومت کے لاء آفیسر جیسے گورنمنٹ ایڈوکیٹ/ پراسیکوٹر اور سٹینڈنگ کونسل اپنی ماہانہ RETAINSHIP کی شرحوں میں خاطر خواہ اضافے کا مطالبہ کرتے آرہے ہیں۔ مشاہرے کی شرحوں میں کمی کا اُن کی خدمات پر بُرے اثرات مرتب ہورہے ہیں مختلف عدالتوں اور فورموں میں سرکار کی طرف سے مقدمات کی بہتر پیروی کے لئے میں لاء آفیسروں کے مختلف زمروں کی RETAINSHIP میں اضافے کے لئے اضافی 2 کروڑ روپے مختص رکھنے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔ محکمہ قانون اضافے کی تفصیلات مشتہر کرے گا۔

178- نمبر دار اور چوکیدار مالیاتی نظام کے شروعاتی دور کی باقیات ہیں۔ جدید دور خاص کر جب سے سہ رخی حکومتی ماڈل کو ادارتی شکل دی گئی ہے، نمبر داروں اور چوکیداروں نے اپنی افادیت دبدبہ اور سماجی اثر ورسوخ کو کھو دیا ہے۔ ان حالات میں بنیادی مسئلہ ہے کہ ان لوگوں کو نئے طرز نظام میں کیسے فِٹ کیا جائے اور اُن کو کام کاج کے حوالے با مقصد اور پائیدار بنایا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول اور اُن کی تنخواہوں میں اضافے کے حوالے سے میں ایک کمیٹی وزیر خزانہ، وزیر مال اور دیہی ترقی کے وزیر پر مشتمل ہوگی۔ مذکورہ کمیٹی سبھی متعلقہ امور کا جائزہ لے گی اور سبھی فریقوں کے ساتھ صلاح ومشورہ کرنے کے بعد تین ماہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

آنریبل سپیکر

179- مجھے اُمید ہے کہ میری گذارشات کی روشنی میں معزز ممبران یہ نتیجہ اخذ کر لیا ہوگا کہ یہ بجٹ میرے دل کی آواز ہے اور ان سبھی لوگوں کی ترجمانی کرتا ہے جو مسائل اور مصائب سے دوچار ہیں۔

180- اِن معروضات کے ساتھ، میں اِس جلیل القدر ایوان کے سامنے سال 2015-16ء کا بجٹ پیش کرتا ہوں۔